اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا ہزارہا اہل اللہ کے دل اسی طرف مائل رہے ہیں کہ مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ غایت کار چودھویں صدی ہے اِس سے بڑھ کر ہرگز نہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے بھی اپنی کتاب حجج الکرامہ میں اِس بات کو لکھا ہے۔ اور پھر ماسوا اس کے سورہ مرسلات میں ایک آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کی ایک بھاری علامت یہ ہے کہ ایسا شخص پیدا ہو جس سے رسولوں کی حد بست ہو جائے یعنی سلسلہ استخلاف محمدیہ کا آخری خلیفہ جس کا نام مسیح موعود اور مہدی معہود ہے ظاہر ہو جائے اور وہ آیت یہ ہے۔ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ[1]۔ یعنی وہ آخری زمانہ جس سے رسولوں کے عدد کی تعیین ہو جائے گی یعنی آخری خلیفہ کے ظہور سے قضاء و قدر کا اندازہ جو مرسلین کی تعداد کی نسبت مخفی تھا ظہور میں آ جائے گا۔ یہ آیت بھی اس بات پر نص صریح ہے کہ مسیح موعود اِسی اُمّت میں سے ہوگا کیونکہ اگر بھلا☆ مسیح ہی دوبارہ آ جائے تو وہ افادہ تعیین عدد نہیں کرسکتا کیونکہ وہ تو بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک رسول ہے جو فوت ہو چکا ہے اور اس جگہ خلفائے سلسلۂ محمدیہ کی تعیین مطلوب ہے اور اگر یہ سوال ہو کہ اقّتت کے یہ معنے یعنی معین کرنا اس عدد کا جو ارادہ کیا گیا ہے کہاں سے معلوم ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کتب لُغت لسان العرب وغیرہ میں لکھا ہے کہ قد یجیءُ التوقیت بمعنی تبیین الحد و العدد و المقدار کما جاء فی حدیث ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ لم یقت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الخمر حدّا ای لم یقدّر و لم یحدّہ بِعَدَدٍ مخصوصٍ . یعنی لفظ توقیت جس سے اُقّتت نکلا ہے کبھی حد اور شمار اور مقدار کے بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے

☆ یہ لفظ ''پہلا'' ہے۔ کاتب کی غلطی سے ''بھلا'' لکھا گیا ہے۔ مصحح

[1] المرسلات : ۱۲

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر کی کچھ توقیت نہیں کی۔ یعنی خمر کی حد کی کوئی تعداد اور مقدار بیان نہیں کی اور تعیین عدد بیان نہیں فرمائی۔ پس یہی معنے آیت وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ[1] کے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمایا اور یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنے والا مسیح موعود ہے اور یہ صاف بات ہے کہ جب ایک سلسلہ کا آخر ظاہر ہو جاتا ہے تو عند العقل اس سلسلہ کی پیمائش ہو جاتی ہے اور جب تک کہ کوئی خط ممتد کسی نقطہ پر ختم نہ ہو ایسے خط کی پیمائش ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ اس کی دوسری طرف غیر معلوم اور غیر معیّن ہے۔ پس اس آیت کریمہ کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود کے ظہور سے دونوں طرف سلسلہ خلافت محمدیہ کے معین اور مشخص ہو جائیں گے گویا یوں فرماتا ہے **واذا الخلفاء بُیّن تعدادھم وحُدّد عددھم بخلیفة ھو اٰخر الخلفاء الذی ھو المسیح الموعود فان اٰخر کل شیءٍ یعین مقدار ذالک الشیٔ وتعدادہ فھٰذا ھو معنی واذا الرسل اُقّتت.**

اور دوسری دلیل زمانہ کے آخری ہونے پر یہ ہے کہ قرآن شریف کی سورۂ عصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہزار ششم پر واقع ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے۔ اور ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے☆۔ لہٰذا آخر ہزار ششم وہ

☆ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمر دنیا سات ہزار سال ہے۔ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک مسلمان کی حاجت براری کرے اس کے لئے عمر دنیا کے اندازہ پر دن کو روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا لکھا جاتا ہے اور عمر دنیا سات ہزار سال ہے۔ دیکھو تاریخ ابن عساکر اور نیز وہی مؤلف انس سے مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمر دنیا آخرت کے دنوں میں سے ﴿۹۲﴾

[1] المرسلات:۱۲